سورہ ممتحنہ کی آیت کریمہ کے بارے میں درمیانی راستہ

المحجة المؤتمنة فی اٰیة الممتحنة

۱۳۳۹ھ

تصنیف لطیف:۔

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمہ

ALAHAZRAT NETWORK
اعلٰحضرت نیٹ ورک
www.alahazratnetwork.org

المحجّۃ المؤتمنۃ فی اٰیۃ المُمتحنۃ
۱۳۳۹

(سُورۂ ممتحنہ کی آیت کریمہ کے بارے میں درمیانی راستہ)

مسئلہ ۱۸۲ مرسلہ مولوی حاکم علی صاحب بی اے حنفی نقشبندی مجددی پروفیسر سائنس اسلامیہ کالج لاہور ۴ صفر ۱۳۳۹ھ

اللہ تعالٰی نے ہمیں کافروں اور یہود و نصارٰی کے تولّی سے منع فرمایا ہے مگر ابو الکلام زبردستی تولّی کے معنی "معاملت" اور ترکِ موالات کو "ترکِ معاملت" (نان کوآپریشن) قرار دیتے ہیں اور یہ صریح زبردستی ہے جو اللہ تعالٰی کے کلام پاک کے ساتھ کی جارہی ہے، مذکور نے ۲۰ اکتوبر ۱۹۲۰ء کی جنرل کونسل کی کمیٹی میں تشریف لاکر اطلاق یہ کردیا کہ جب تک اسلامیہ کالج لاہور کی امداد بند نہ کی جائے اور یونیورسٹی سے اس کا قطع الحاق نہ کیا جائے تب تک انگریزوں سے ترکِ موالات نہیں ہوسکتی اور اسلامیہ کالج کے لڑکوں کو فتوٰی دے دیا کہ اگر ایسا نہ ہو تو کالج چھوڑ دو، لہذا اس طرح سے کالج میں بے چینی پھیلادی کہ پھر پڑھائی کا سخت نقصان ہونا شروع ہوگیا، علامہ مذکور کا یہ فتوٰی غلط ہے یونیورسٹی

نقلِ خط مولوی صاحب آقائے نامدار مؤیدِ ملّتِ طاہرہ مولٰینا و بالفضل اولٰینا جناب شاہ احمد رضاخاں صاحب دام ظلہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پشت ہذا

(باقی برصفحہ آئندہ)

یلونکم من الکفار ولیجدوا فیکم غلظۃ[1]

اور تم پر فرض ہے کہ وہ تم میں درشتی پائیں۔

یہ حکم بھی جمیع کفار کو عام ہے حکمت یہی ہے کہ پہلے پاس والوں کو زیر کیا جائے جب وہاں اسلام کا تسلط ہوجائے تو اب جو اس سے نزدیک ہیں وہ پاس والے ہوئے وہ زیر ہوجائیں تو اب جو ان سے قریب ہیں یونہی یہ سلسلہ شرقاً غرباً منتہائے زمین تک پہنچے، اور بحمد اللہ ایسا ہی ہوا اور بعونہ تعالٰی ایسا ہی بروجہ اتم وکمال زمانہ امام موعود رضی اللہ تعالٰی عنہ میں ہونے والا ہے۔

سب کافروں سے قتال وغلظت کا حکم ہے اگرچہ محارب بالفعل نہ ہوں رب محاربالفعل کی تخصیص منسوخ ہوگئی

حتی لاتکون فتنۃ ویکون الدین کلہ للہ[2]

یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے اور سارا دین اللہ ہی کے لئے ہوجائے۔

یہاں نبی صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ارشاد ہوا کفار پر درشتی کرو، مومنین کو حکم ہوا کافروں پر سختی کرو، اس میں نہ کوئی تقسیم ہے نہ تردید، نہ تخصیص نہ تقلید، اور ہر عاقل جانتا ہے کہ نیک سلوک اور سختی و درشتی باہم متنافی ہیں، پہلے نیک سلوک کی اجازت تھی اب درشتی و سختی کا حکم ہوا تو وہ اجازت ضرور منسوخ ہوگئی۔

اجماعِ اُمت ہے کہ جہاد کفار محاربین بالفعل سے مخصوص نہیں مدافعانہ وجارحانہ قطعاً دونوں طرح کا حکم ہے اجازت کا مدافعانہ میں حصر پہلے تھا پھر قطعاً منسوخ ہوگیا، مبسوط شمس الائمہ سرخسی وکفایہ وعنایہ وتبیین وبحرالرائق وردالمحتار وغیرہا میں ہے:

واللفظ للبابرتی قولہ تعالٰی فان قاتلوکم فاقتلوھم منسوخ وبیانہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کان فی الابتداء مأمورا بالصفح والاعراض عن المشرکین بقولہ فاصفح الصفح الجمیل، واعرض عن المشرکین الاٰیۃ ثم امر بالدعاء الی الدین بالموعظۃ والمجادلۃ

یہ ارشاد کہ اگر وہ تم سے لڑیں تو اُن کو قتل کرو منسوخ ہے، بیان اس کا یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ابتداء میں یہ حکم تھا کہ مشرکوں سے درگزر اور روگردانی فرمائیں ارشاد تھا اچھی طرح درگزر کرو اور مشرکوں سے منہ پھیر لو، پھر حضور کو حکم ہوا کہ سمجھانے اور خوبی کے ساتھ دلیل قائم فرمانے سے دین کی طرف بلاؤ کہ ارشاد تھا اپنے رب کی راہ کی طرف حکمت کے ساتھ بلاؤ، پھر

---

[1] القرآن الکریم ۹/ ۱۲۳

[2] " ۸/ ۳۹